طلاق سے متعلق اہم نکات

طلاق کا مفہوم ہے آزاد کرنا۔ عقدِ نکاح عورت کے لئے ایک قید ہے جس کی وجہ سے وہ کہیں اور نکاح نہیں کر سکتی۔ طلاق کے بعد وہ اس قید سے آزاد ہو جاتی ہے۔

طلاق کے حوالے سے افراط و تفریط

یہود کے ہاں طلاق بہت آسان ہے اور اس کے بعد کوئی عدت نہیں۔ عیسائیوں میں کیتھولک فرقے میں طلاق کی اجازت نہیں۔ پروٹسٹنٹس کے ہاں طلاق دینے کے لئے بیوی پر بدکاری کا الزام ثابت کرنا ہوگا۔ اسی وجہ سے یورپ میں نکاح کی طرف رجحان ہی کم ہے۔

اسلام کی متوازن تعلیمات

۱- اسلام میں نکاح کے لئے بہت ترغیب و تشویق دی گئی ہے اور اسے نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ شوہر و بیوی کو باہم لباس کا درجہ دیا گیا ہے یعنی ایک دوسرے کے لئے اخلاقی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

۲- طلاق کو ''اَبْغَضُ الْحَلال'' یعنی حلال اشیاء میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔ ایک حدیثِ مبارکہ کے مطابق کسی گھر کے اجڑنے سے شیطان بہت خوش ہوتا ہے۔ حکم دیا گیا کہ بیویوں کے ساتھ رہو موافقت کے ساتھ، بھلے طریقہ سے اور اُن کے اندر خیر کے پہلو کو پیشِ نظر رکھو۔ (النساء:۱۹)

۳- اگر شوہر اور بیوی کے درمیان موافقت نہ ہو اور شوہر کو بیوی سے شکایت ہو تو اس صورتِ حال کے لئے ہدایات سورۂ نساء آیات: ۳۴-۳۵ میں بیان کی گئی ہیں۔

۴- اگر شوہر اور بیوی کے درمیان موافقت نہ ہو اور بیوی کو شوہر سے شکایت ہو تو اس صورتِ حال کے لئے ہدایت سورۂ نساء آیت: ۱۲۸ میں بیان کی گئی ہے۔

۵- اگر موافقت پیدا ہونے کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر علیحدگی کی اجازت ہے جو طلاق یا خلع کے ذریعہ عمل میں آتی ہے (النساء: ۱۳۰)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''تین قسم کے آدمی ایسے ہیں جو اللہ سے فریاد کرتے ہیں، مگر اُن کی فریاد سُنی نہیں جاتی۔ ایک وہ شخص جس کی بیوی بدخلق ہو اور وہ اُس کو طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو یتیم کے بالغ ہونے سے پہلے اُس کا مال اُس کے حوالے کر دے۔ تیسرا وہ شخص جو کسی کو اپنا مال قرض دے اور اُس پر گواہ نہ بنائے۔''

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

شوہر کو زیادہ سے زیادہ تین طلاقیں دینے کا حق ہے۔ اگر زندگی میں کبھی ایک طلاق کے بعد رجوع کر لیا تھا تو اب بقیہ زندگی کے لئے دو طلاقوں کا حق ہی باقی رہے گا۔ ایک ساتھ تین طلاقیں نہیں دینی چاہئیں۔ بیوی اگر حالتِ حیض میں ہو تب بھی طلاق نہیں دینی چاہئے بلکہ طہر کی حالت میں مباشرت کے بغیر طلاق دینی چاہئے۔ ویسے ایک ہی طلاق کافی ہے لیکن اگر تینوں دینی ہوں تو ایک طہر میں ایک طلاق دینی چاہئے، دوسرے میں دوسری اور تیسرے میں تیسری۔ اِس طرح سے طلاق دینا طلاقِ حسن کہلاتا ہے۔ صرف ایک طلاق دی جائے تو یہ طلاقِ احسن ہے۔ بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو اِسے طلاقِ بدعت کہتے ہیں۔

طلاق کی اقسام

۱- طلاقِ رجعی:

ایک یا دو طلاقیں دی گئیں اور عدت مکمل ہونے سے پہلے ہی شوہر نے رجوع کر لیا تو یہ صورت طلاقِ رجعی کہلاتی ہے۔

۲- طلاقِ بائن:

ایک یا دو طلاقیں دی گئیں اور عدت پوری ہوگئی تو اب یہ طلاقِ بائن یعنی علیحدہ کرنے والی طلاق ہے۔ بیوی اب آزاد ہے اور وہ کہیں اور نکاح کر سکتی ہے۔ البتہ اب بھی اِس کا شوہر اِس سے تعلق قائم کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ باہم رضامندی سے دوبارہ نکاح کر لیں۔

۳ - طلاقِ مغلظ:
تین طلاقیں دینے سے طلاقِ مغلظ یعنی انتہائی سخت طلاق واقع ہو جاتی ہے جس کے بعد رجوع ممکن نہیں ہوتا سوائے اِس کے کہ شرعی حلالہ کی صورت اتفاقاً پیدا ہو جائے۔

شرعی حلالہ

اگر کسی طلاق یافتہ خاتون کو اُس کا دوسرا شوہر کسی وجہ سے طلاق دے دے یا وہ بیوہ ہو جائے تو اب وہ عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔البتہ اگر پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے تحت حلالہ کے لئے نکاح کرایا جائے تو فی الحقیقت یہ بدکاری ہے اور ایسا کرنے والوں پر اللہ لعنت فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:
''لَعَنَ اللهُ الْمُحَلِلَ وَ الْمَحَلَلَ لَهٗ'' (ترمذی۔نسائی)

خلع

شوہر اگر طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو تو بیوی کلی یا جزوی مہر چھوڑ کر یا کچھ دے دلا کر کسی تیسرے با اختیار فریق کے ذریعہ طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ یہ طلاق، طلاقِ بائن ہوگی۔

عدت

عدت وہ مدت ہے جس کی تکمیل تک طلاق یافتہ عورت نکاح نہیں کر سکتی۔ اس مدت کی حکمت یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والے سے کوئی اولاد ہو تو وہ ظاہر ہو جائے۔عدت کے ایام شوہر ہی کے گھر گزارنے چاہئیں اور اس دوران اس کا خرچ شوہر کے ذمہ ہوگا۔عدت کی مدت کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:
۱ - عدت کی مدت تین حیض ہے۔(البقرۃ: ۲۲۸)
۲ - اگر حیض نہ آیا ہو یا آنا رُک گیا ہو تو عدت کی مدت تین ماہ ہے۔(الطلاق: ۴)
۳ - حاملہ خاتون کی عدت کی مدت وضعِ حمل تک ہے۔(الطلاق: ۴)
۴ - رخصتی نہیں ہوئی تو عدت نہیں ہے۔(الاحزاب: ۴۹)

ایلاء

شوہر اگر قسم کھالے کہ بیوی کے پاس نہ جائے گا تو اِسے ایلاء کہتے ہیں۔ایلاء کی مدت زیادہ سے زیادہ چار ماہ ہے۔اس دوران شوہر کو چاہیئے کہ قسم توڑ دے، قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرے (دس مساکین کو کھانا کھلانا یا اُنہیں کپڑے فراہم کرنا یا غلام آزاد کرنا اور اگر استطاعت نہ ہو تو تین روزے رکھنا۔المائدہ آیت: ۸۹) اور بیوی کے ساتھ تعلقات استوار کرلے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو چار ماہ گزرنے کے بعد ایک طلاق واقع ہو جائے گی جو کہ طلاقِ بائن ہوگی۔

ظہار

شوہر کا بیوی کو اسی طرح سے محترم قرار دینا جیسے اُس کی کوئی محرم رشتہ دار خاتون ہوتی ہے ظہار کہلاتا ہے۔ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے جس کا کفارہ ہے ایک غلام آزاد کرنا۔اگر یہ ممکن نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا۔اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا (مجادلہ آیات: ۳-۴)۔

بیک وقت تین طلاقیں دینا

بیک وقت تین طلاقیں دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اِس کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ وَ اَنَا بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ'' (نسائی)۔ نبی کریم ﷺ نے بعض اوقات ایسی طلاق کو نافذ کرایا اور بعض اوقات اِسے صرف ایک ہی طلاق قرار دیا۔حضرت عمرؓ کے دور میں فیصلہ کیا گیا کہ تین طلاقیں بیک وقت دینے سے طلاقِ مغلظ واقع ہو جاتی ہے۔البتہ ایسا کرنے والے کو کوڑے لگائے جاتے تھے۔فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کی رائے حضرت عمرؓ کے اِسی فیصلے کے مطابق ہے کیوں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھام لو۔اہلِ حدیث مسلک کے مطابق ایک وقت میں خواہ کتنی ہی طلاقیں دی جائیں وہ ایک ہی شمار ہوگی۔اس فقہی اختلاف کی وجہ سے بیک وقت تین طلاقیں دینے کا مسئلہ ایک نازک اور پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے۔مسئلے کا حل یہ ہے کہ نکاح فارم میں اندراج کیا جائے کہ آئندہ اس نکاح کے معاملات کس فقہ کے تحت طے کیے جائیں گے۔مزید یہ کہ ایسے شخص کو برسرِ عام کوڑے لگائے جائیں جو بیک وقت تین طلاقیں دے۔